بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

40: وہ ابواب جن میں غیبت اور جرح کرنا علماء اسلام کے نزدیک جائز ہے

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبد السلام ابن سالم ابن رجاء السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔

آج کی نشست میں آخری باب کے تعلق سے بات کرتے ہوئے درس کا آغاز کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "الأبواب التي تجوز فيها الغيبة والجرح عند علماء الإسلام" (یہ وہ ابواب ہیں جن میں غیبت اور جرح کے جواز کا بیان ہے علمائے اسلام کے نزدیک)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں" قال النووي رحمه الله اعلم أن الغيبة تباح لغرض صحيح شرعي لا يمكن الوصول إليه إلا بها" (امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جان لو کہ بے شک غیبت مباح ہے اور جائز ہے صحیح شرعی غرض کے لیے جس کو حاصل کرنے کے لیے اس کے سوا کوئی اور راستہ نہ ہو)"وھو ستة أبواب" (اور غیبت اور جرح کے جواز کے چھ ابواب ہیں):

1-"الأول"(پہلے نمبر پر)"التظلم" (کوئی مظلوم جب ظالم کی شکایت لے کر جاتا ہے کسی کی طرف تو اسے تظلم کہتے ہیں)۔

مظلوم اور تظلم میں کیا فرق ہے؟ مظلوم وہ ہے جس پر ظلم کیا جاتا ہے، اور تظلم وہ مظلوم ہے جو ظالم کی شکایت لے کر جاتا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص حاکم کے پاس یا قاضی کے پاس یا پولیس اسٹیشن میں کسی مسلمان بھائی کا نام لے کر اس کی بُرائی اور اس کا ظلم بیان کرتا ہے کہ اس فلاں شخص نے میرے اوپر یہ ظلم کیا ہے یا میرا یہ یہ حق کھایا ہے تو غیبت تو یہ ہے کیونکہ غیبت کا کیا معنی ہے ؟"ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ"(اپنے بھائی کی وہ باتیں بیان کرنا اس کی غیر موجودگی میں اگر اس کے سامنے بیان کی جاتیں تو اسے بُرا لگتا)۔ تو ظاہر ہے جب آپ اس کی بُرائی بیان کر رہے ہیں اس کی عدم موجودگی میں حاکم کے پاس یا قاضی کے پاس یا پولیس اسٹیشن میں اپنا حق لینے کے لیے تو یہ غیبت کے ان ابواب میں سے ہیں جو شرعاً جائز ہیں۔

2-"الثاني" (دوسرے نمبر پر)"الإستعانة على تغيير المنكر ورد العاصي إلى الصواب"(کسی منکر یا بُرائی کو تبدیل کرنے کے لیے کسی کی مدد حاصل کرنے کے لیے کسی شخص کی بُرائی کرنا جو بُرائی کر رہا ہے)"ورد العاصي إلى الصواب" (یا گناہ گار کو حق کی طرف واپس لوٹانے کے لیے اس کی بُرائی یا اس کے گناہ کا ذکر کرنا کسی کے سامنے)۔

تو دوسرا باب جس میں غیبت جائز ہے منکر کو ختم کرنے کے لیے کسی کی مدد حاصل کرتے ہوئے اس منکر کرنے والے کے منکر کو اور اس کی بُرائی کو بیان کرنا۔

ایک شخص آپ کے محلے میں ہے وہ خود تو شراب پیتا ہے لیکن شراب کا کاروبار بھی کرتا ہے شراب بیچتا بھی ہے یا نشہ بیچتا بھی ہے اب ایسی صورت میں یہ منکر ہے اور آپ اس منکر کو تبدیل کرنے کے لیے اگر کسی کی مدد حاصل کرنے کے لیے اس کی بُرائی کا ذکر کرتے ہیں یا اس کو اس گناہ سے بچانے کے لیے کسی شخص کی مدد حاصل کرنے کے لیے اس کے اس گناہ کا ذکر کرتے ہیں تو شرعاً یہ جائز ہے اگرچہ اس کی غیر موجودگی میں آپ نے اس کی بُرائی کی ہے اس شخص کے سامنے جس سے آپ مدد طلب کر رہے ہیں۔

3- تیسرے نمبر پر "الإستفتاء" (کسی عالم یا قاضی سے فتویٰ لینا فتویٰ طلب کرنا)۔

ایک شخص قاضی کے پاس جاتا ہے اس سے فتویٰ حاصل کرنے کے لیے سوال کرتا ہے اس کا پڑوسی ہے جو اس کے لیے یا اس کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اگر آپ عالم سے یہ سوال کرتے ہیں یا آپ کا کوئی رشتے دار ہے جو آپ کے خلاف کوئی کاروائی کرتا ہے آپ کو کوئی تکلیف پہنچاتا ہے آپ وہ ذکر کرتے ہیں عالم کے سامنے کہ میں اس شخص کے ساتھ رشتہ یا دوستی یا اس کی ہمسایہ گیری کس طریقے سے قائم رکھوں اور اس کی بُرائی بیان کرتے ہیں اور فتویٰ لیتے ہیں عالم کا یا طالب علم کا یا قاضی شرعی کا تو یہ غیبت میں سے تو ہے لیکن کون سی غیبت ہے؟ جائز غیبت میں سے ہے۔

4- شیخ صاحب فرماتے ہیں "الرابع" (چوتھے نمبر پر) "تحذير المسلمين من الشر ونصيحتهم" (مسلمانوں کو شَر سے آگاہ کرنا تنبیہ کرنا اور ان کو نصیحت کرنا)۔

اور اس میں جرح اور تعدیل (کسی کی جرح کرنا) محدثین نے جرح کی ہے ان راویوں کی جو جرح کے لائق تھے جن میں خرابیاں تھیں جن میں کمزوریاں تھیں۔ کوئی کذاب راوی تھا تو کذاب کہا، کوئی متهم بالكذب تھا تو اسے متروک کہا، کوئی منکر تھا تو اس کو منکر کہا، کسی کا حافظہ کمزور تھا تو اس کو کہا کہ اس کا حافظہ کمزور ہے، کوئی مجہول تھا تو کہا یہ شخص مجہول ہے، کوئی بدعتی تھا تو کہا یہ بدعتی ہے اس کی بدعت کا ذکر بھی کیا ہے اس کی بُرائی کا ذکر بھی کیا ہے تو کیا یہ غیبت نہیں ہے؟ غیبت میں سے تو ہے لیکن علم حدیث اس غیبت کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا۔

کس طریقے سے آپ سند کو صحیح یا ضعیف قرار دیں گے؟ کس طریقے سے آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر عمل کریں گے جب تک کہ آپ کو یقین نہیں ہو گا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہی ہے صحیح حدیث ہے

کیسے پتہ چلے گا یہ؟ تو جرح اور تعدیل (جرح خاص طور پر) اس کو تنقید بھی کہتے ہیں، نقد بھی کہتے ہیں جرح بھی کہتے ہیں کوئی نام بھی آپ لے لیں چاہے کسی جماعت کا ہو چاہے کسی گروہ کا ہو محدثین سے ثابت ہے سلف صالحین سے ثابت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ثابت ہے جیسا کہ میں چند آگے ان شاءاللہ دلائل بیان کروں گا۔

5-پانچویں نمبر پر "أن يكون مجاهراً بفسقه وبدعته" (اس شخص کی غیبت کرنا جو شخص اپنے فسق اور فجور میں جہاراً سب لوگوں کے سامنے علانیۃً فسق و فجور کا ارتکاب کرے یا اپنی بدعت کا ارتکاب کرے)۔

بدعت کرتا ہے کھلم کھلا اسے شرم نہیں آتی، نافرمانی کرتا ہے لوگوں کے سامنے چوراہے پر کھڑا ہو کر شراب پیتا ہے، چوراہے پر کھڑا ہو کر زناکاری بدکاری کی طرف بلاتا ہے اب یہ مجاھراً بفسقه ہے اب یہ شخص خود اپنی حرمت کو پامال کر رہا ہے اب یہ خود اپنی عزت کا دشمن ہے، اب ایسے شخص کے لیے اگر کوئی شخص جا کر اس شخص کے متعلق کسی شخص سے سوال کرتا ہے یا اس کی بُرائی بیان کرتا ہے جو اپنی بدعت یا اپنے فسق اور فجور میں جہاراً لوگوں کے سامنے علانیۃً ان گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو ایسے شخص کی غیبت شرعاً جائز ہے۔ بعض سلف سے ثابت ہے "لا غيبة للمبتدع" بعض سلف نے فرمایا ہے کہ کسی بدعتی کی غیبت ہوتی ہی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

عام طور پر اگر کوئی شخص چھپ کر کوئی گناہ کرتا ہے (فرق دیکھیں ذرا مجاھراً فرمایا نا) تو مجاھراً سے کیا مراد ہے؟ یہ قید ہے۔ ایک شخص چھپ کر شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (جو کسی مسلمان بھائی پر پردہ ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پردے میں رکھے گا)۔

ایک شخص چھپ کر گناہ کرتا ہے مبتلا ہے کسی گناہ میں (سگریٹ نوشی کرتا ہے چھپ کر کرتا ہے، شراب پیتا ہے چھپ کر پیتا ہے) ہم میں سے کون گناہ گار نہیں ہے گناہ ہم سے ہوتے ہیں چھپ کر کرتے ہیں ہو جاتے ہیں ہم سے! اگر وہ چھپ کر گناہ کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس گناہ کو گناہ سمجھ کر اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے لیکن اس پر جو اپنا شیطان ہے وہ غالب آگیا ہے نافرمانی کر رہا ہے لیکن متعدی نہیں ہے اس کی یہ جو بُرائی ہے دوسروں تک پہنچ نہیں رہی معاشرہ اس سے کلین ہے اور پاک ہے وہ اپنی چار دیواری کے اندر ہی گناہ کرتا ہے تو ایسے مسلمان پر پردہ ڈال کر نصیحت کی جاتی ہے۔

لیکن اگر کوئی جہاراً یہ گناہ کرتا ہے اب وہ اپنے گھر سے خود باہر نکلا ہے اب معاشرے کو تباہ کرنے والا ہے اب ایسے شخص کی کیا حرمت باقی رہی ہے کیا عزت باقی رہی ہے؟! جب تک پردے میں تھا تو عزت میں تھا اب وہ خود اپنے پردے اور حرمت کو پامال کرنا چاہتا ہے تو اس لیے اس کی کوئی حرمت باقی نہیں رہی ایسی صورت میں اس مجاہر (جہاراً جو علانیۃً گناہ کا ارتکاب کرتا ہے) اس کی کوئی غیبت باقی نہیں رہتی اگرچہ اسے غیبت کہا جاتا ہے لیکن شرعاً اس کی غیبت کرنا جائز ہے۔

6-چھٹے نمبر پر شیخ صاحب فرماتے ہیں" التعریف" (تعریف سے کیا مراد ہے)" فإذا كان الإنسان معروفاً بلقب" (اگر کوئی شخص کسی لقب سے معروف ہے اور مشہور ہے)" كالأعمى" (جیسا کہ اندھا)" والأعرج" (لنگڑا)" والأصم" (بہرا)" جاز تعريفهم بذلك" (تو انہیں ان کی اس پہچان کی وجہ سے ان کو اس لقب سے پکارنا یا بلانا ان کی غیر موجودگی میں بھی جائز ہے)۔

کہتے ہیں "اندھے نے کہا"، اب جو اندھا ہے أعمی جو ہے أعمش مشہور محدث ہے آنکھوں کی خرابی ہے بیماری ہے اگر أعمش نہ کہیں آپ تو کوئی اسے پہچان نہیں سکتا۔ أعرج ہے محدث ہے۔ اور اسی طریقے سے أصم ہے "الأصم" معروف ہے اگر آپ اس کا نام بھی لے لیں تو کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ کس کی بات کر رہے ہیں (تو سبحان اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے)۔

تو لوگوں میں جو بات معروف ہو جاتی ہے عرف محکم ہو جاتا ہے۔ عرف محکم ہوتا ہے نا یہ عرف میں سے ہے لوگ متعارف ہو چکے ہیں اس نام پر۔ اب کسی کو أعرج کہتے ہیں اس کو بُرا نہیں منانا چاہیے اگر کسی کو بُرا بھی لگتا ہے عجب بات دیکھیں آپ محدث کو بُرا لگتا ہے کہ کوئی اسے کہے تم لنگڑے ہو لیکن اس کا نام مشہور أعرج سے ہو گیا ہے اب راوی جو ہے وہ کہتا ہے" حدثني الأعرج، يا سمعت عن الأعرج، يا أنبأني الأعرج، يا عن الأعرج" (کوئی بھی صیغہ لے لیں آپ تحمل کا) وہ کہتا ہے مجھے أعرج مت کہا کریں مجھے بُرا لگتا ہے)۔ اسے بُرا لگتا ہے لیکن اگر اس کا نام لے لیتے ہیں یا کنیہ لے لیتے ہیں کوئی جانتا نہیں ہے پہچانتا نہیں ہے۔ تو محدثین کے نزدیک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اوپر ہے اس کا حق ادا کرنے کے لیے اگر یہ ناراض بھی ہوتا ہے اس کی غیبت بھی ہوتی ہے شرعاً اس کی غیبت جائز ہے (سبحان اللہ) کیونکہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے اوپر اور سب سے اعلیٰ۔ "أعمش" (چھوٹی آنکھیں)۔ أعمش ہوتا ہے آنکھوں میں بیماری ہوتی ہے آپ دیکھتے ہیں کہ یوں آنکھیں پوری کھول نہیں سکتے چھوٹی آنکھیں ہوتی ہیں بالکل۔

" ثم قال" (پھر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)" فهذه ستة أبواب" (یہ چھ ابواب ہیں)" ذكرها العلماء" ((کہاں سے آئے؟) علماء نے ذکر کیا ہے)" وأكثرها مجمع عليها" (ان کی اکثریت میں اجماع ہے)" دلائلها من الأحاديث الصحيحة المشهورة" (جن کے دلائل صحیح احادیث میں موجود ہیں)۔

ان احادیث میں سے بعض احادیث تا کہ بات آسان ہو جائے میں بیان کرتا ہوں۔

بعض معروف اور مشہور احادیث ہیں ان میں سے متفق علیہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے تعلق سے یہ فرمایا" بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ" (فلاں شخص جو ہے یہ اپنے کنبے قبیلے میں سب سے بُرا انسان ہے" بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فلان")۔ پھر جب آیا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی خندہ پیشانی سے اور نرمی سے اس کا

استقبال کیا اور اس سے بات کی تو جب وہ چلا گیا تو بعض صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب وہ نہیں تھا اس کے تعلق سے آپ نے یوں فرمایا کہ اس کی بُرائی آپ نے سب کے سامنے بیان کی جب وہ آیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہے تو آپ نے نرمی سے اس سے بات کی؟! تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں (بعض لوگوں کے شَر سے بچنے کے لیے ان سے اس طریقے سے بات کی جاتی ہے)۔

شَر پسند شخص ہے تو شَر سے بچنے کے لیے بھی بعض اوقات آپ نرمی سے کام لیتے ہیں اور یہ حکمت ہے نعوذ باللہ بزدلی نہیں ہے (یہ حکمت ہے) ورنہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کون بہادر ہے امت میں؟! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس شخص کی غیر موجودگی میں اس کی بُرائی کی گئی ہے۔ کیوں؟ تاکہ پتہ چلے اور اس شخص سے لوگ آگاہ رہیں اس کے شَر سے لوگ محفوظ ہو جائیں۔ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جب تک انسان خاموش ہے تو پھر اس کا وقار باقی رہتا ہے جیسا کہ کوئی قلعے میں ہوتا ہے نا۔ آپ کی زبان یاد رکھیں اس قلعے کی چابی ہے جس کے بارے میں کوئی جانتا نہیں ہے انسان اندر جاتا ہے پھر دیکھتا ہے کہ یہ قلعہ ہے محل ہے یا کھنڈر ہے اندر سے۔ آپ کا جو اندر ہے آپ کی زبان پر ہوتا ہے ورنہ شکل و صورت سب کی اچھی ہوتی ہے، داڑھی بھی سب کی ہے پگڑی بھی سب کی ہے لیکن جو زبان سے لفظ نکلتا ہے وہ آپ کی پہچان بن جاتا ہے کہ آپ ہیں کون یاد رکھیں۔ اس لیے تو اس کے شَر سے محفوظ ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ فرمایا۔

دوسری حدیث دو منافقین کے تعلق سے ہے (صحیح بخاری کی روایت ہے) جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہچانتے تھے یہ منافقین میں سے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا" (میں یہ سمجھتا ہوں کہ (نام لے کر) فلاں اور فلاں ہمارے دین میں سے کوئی چیز جانتا ہی نہیں ہے)۔ وہ موجود نہیں تھے صحابہ کرام کو آگاہ کیا۔

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کی کہ مجھے رشتہ بھیجا ہے اُبو جہم نے اور معاویہ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا مشورہ ہے؟ (استفتاء کی بات آئی ہے) اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ" (معاویہ فصعلوک ہیں یعنی فقیر ہیں

کچھ ہے اس کے پاس نہیں(''مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ'' یعنی ان کے پاس کچھ ہے نہیں فقیر ہے))''لَا مَالَ لَهُ'' (اس کا کوئی مال نہیں ہے)''وَأَمَّا أبو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ'' (اور اُبو جہم اپنی لکڑی کندھے سے اتارتا ہی نہیں ہے)۔((متفق علیہ حدیث ہے))۔ دوسری روایت میں آیا ہے صحیح مسلم کی روایت میں کہ اُبو جہم عورتوں کو مارتا بھی ہے۔اُبو جہم موجود نہیں ہے بُرائی اس کی ہوئی ہے کہ نہیں؟اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ''كثير الأسفار''یعنی لکڑی کندھے سے نہیں رکھتا(دونوں معنی ہیں(سفر بھی زیادہ کرتا ہے گھر کو وقت کم دے گا اور عورتوں کو مارتا بھی ہے)۔

تو اس حدیث سے کیا ثابت ہوا؟

کہ غیر موجودگی میں(اب یہ دیکھیں غیبت کی بات ہو رہی ہے)اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو لوگوں کا نام لیا اور ان کی بُرائی بھی ہوئی لیکن حق ہے کہ نہیں؟حق ہے۔اس لیے ''ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ'' سے مراد یہ ہے جو وہ ناپسند کرتا ہے۔کیا چیز؟حق۔یعنی اگر اس کے خلاف آپ کوئی بات کرتے ہیں وہ حق پر ہے اور وہ ناپسند کرتا ہے تب غلط ہے غیبت ہوتی ہے لیکن جب وہ باطل کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے باطل کو رَد کرتے ہوئے اب اگر اس کو کراہت بھی ہوتی ہے تو یہ غیبت نہیں ہے پھر،یا اس کی ایکسپشن (exception)ہے یہ حلال ہے۔

اور اسی طریقے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا(سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی جو بیوی ہیں)وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ ابو سفیان بخیل ہیں(اب یہ بخیل ہیں)مجھے خرچ دیتے نہیں ہیں میری ضرورت کے مطابق کیا میں اگر اس کے مال میں سے اس کے علم کے بغیر کچھ لے لوں تو ٹھیک ہے؟اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں''خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ''(اپنے لیے اپنے بچوں کے لیے ضرورت اور حاجت کو پورا کرنے کے لیے جتنی آپ کو ضرورت ہو اتنا مال لے لیں معروف کے ساتھ لیں)۔یعنی حد سے تجاوز نہ کریں کہ جیب ہی خالی کر دیں نہیں!معروف کے ساتھ جو آپ کی ضرورت ہے(اللہ تعالیٰ تو بہتر جانتا ہے کہ کتنی ضرورت ہے نا)۔

متفق علیہ حدیث ہے اس میں کہاں دلیل ہے کہ غیبت جائز ہے؟

یعنی بیوی اپنے شوہر کی بُرائی بیان کرتی ہے غیر موجودگی میں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقرار فرماتے ہیں۔اقرار ہے کہ نہیں؟سنۃ تقریریۃ ہے۔اقرار کہاں پر ہے؟خاموشی اختیار کی بلکہ جواب بھی دیا ہے اور اقرار بھی کیا ہے کہ وہ بخیل ہے تو اب اس کے پیسوں میں سے اس کے بغیر علم کے آپ لے سکتی ہیں معروف کے ساتھ ورنہ اگر جائز نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ

کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی جہاں پر خاوند کے حقوق کی بہترین طریقے سے وضاحت فرمائی ہے یہاں پر روکتے اور ٹوکتے اور فرماتے کہ آپ غیبت نہ کریں آپ معروف سے پیسہ لیں لیکن خاوند کی غیبت نہ کریں کسی کے سامنے۔

جب منع نہیں فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ بیوی خاوند کی غیبت کر سکتی ہے یہ مطلب ہے؟ نہیں، یہ مطلب نہیں ہے۔ اگر خاوند کی کوئی بُرائی ہے اور عالم کے پاس جاکر آپ فتویٰ لیتی ہیں تاکہ وہ سدھر جائے تو وہ غیبت نہیں ہے (فرق سمجھیں)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں "وقد نظم بعض العلماء هذه الأبواب في قوله"۔ ایک چھوٹا سا منظومہ ہے شعر کی صورت میں اگر آپ اس کو یاد کر لیں تو یہ چھ صورتیں یاد ہو جائیں گی: "القدح ليس بغيبة في ستة" (قدح جرح کرنا غیبت نہیں ہے چھ چیزوں میں)

"متظلم ومعرف ومحذر، ومجاهر فسقاً ومستفت ومن، طلب الإعانة في إزالة منكر"۔

پورے چھ آگئے کہ نہیں؟ نظم اور نثر دونوں طریقے سے علماء نے کتابیں لکھی ہیں مسائل کو آسان کرنے کے لیے۔ جو اوپر ہم نے پڑھا ہے یہ نثر ہے، یہ نظم ہے تاکہ جب آپ پورے چھ پڑھ چکے ہیں یہ پورا پڑھتے پڑھتے یہاں تک پہنچے ہیں اب دیکھیں دو بیتوں میں صرف پوری کی پوری ابھی تک جو بات کی ہے ساری کی ساری آگئی ہے:

القدح ليس بغيبة في ستة ، متظلم ومعرف ومحذر
ومجاهر فسقاً ومستفت ومن، طلب الإعانة في إزالة منكر

شیخ عبد السلام حفظہ اللہ فرماتے ہیں "قلت، وقد ذكر شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله" (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ذکر فرمایا) "في جواز غيبة المبتدع شرطين هما" (کسی بدعتی کی غیبت کے جواز کے لیے دو شرطوں کا ذکر کیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے)۔ شرطیں یہ ہیں:

1- "العلم" (علم کا ہونا لازمی ہے)۔

2- "وحسن النية" (اور حسن نیت دل کا پاک اور صاف ہونا نیت کا صحیح ہونا بھی لازمی ہے)۔

"حيث قال يرحمه الله" (شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "ثم القائل في ذلك" (اور جو شخص اُس میں (یعنی بدعت میں) بات کرنا چاہتا ہے) "بعلم" (علم کی بنیاد پر) "لابدّ له من حسن نية" (تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ حسن نیت کی بنیاد پر بات کرے (بدعت کے تعلق سے شیخ الاسلام رحمہ اللہ بات کر رہے ہیں کہ جو بدعت کے تعلق سے بات کرنا چاہتا ہے علم کی بنیاد پر تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ حسن نیت کے ساتھ بات کرے)) "فلو تكلم بحق يقصد العلو في الأرض أو الفساد" (لیکن اگر وہ حق بات تو کرتا ہے لیکن دنیا میں بڑا پن حاصل کرنے کے لیے یا بڑائی حاصل کرنے کے لیے یا فساد برپا کرنے کے لیے) "كان

بمنزلة الذي يقاتل حمية ورياء“ (اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص جہاد تو کرتا ہے گھر سے نکلتا ہے مقاتلہ تو کرتا ہے لیکن حمیت اور ریاکاری کے لیے)”وإن تكلم لأجل الله تعالى مخلصاً له الدين كان من المجاهدين في سبيل الله من ورثة الأنبياء خلفاء الرسل“ (اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے لیے مخلصاً له الدين کی بنیاد پر بات کرتا ہے تو ایسی صورت میں وہ مجاہدین فی سبیل اللہ میں سے ہے ،انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وارثوں میں سے جو رسولوں کے خلفاء ہیں ان میں سے اس کا شمار ہوتا ہے)”وليس هذا الباب مخالفاً لقوله صلى الله عليه وسلم“ (اور یہ باب اس حدیث نبوی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مخالف نہیں ہے)”الْغِيبَةُ ،ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ“ (غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کا ذکر کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہے)۔

اب یہ بڑی پیاری بات ہے سنیں (ارے غیبت کس طریقے سے جائز ہو سکتی ہے؟! اب واضح الفاظ ہیں کہ وہ تمہارا مسلمان بھائی ہے وہ ایک چیز کو پسند نہیں کرتا آپ اس کی اس ناپسندیدہ چیز کو اس کی غیر موجودگی میں ذکر کرتے ہیں دوسروں کے سامنے غیبت ہو گئی ہے) اب دیکھیں اس کی ایک حکمت دیکھیں کہ جائز کیوں ہوتی ہے بعض صورتوں میں شیخ صاحب فرماتے ہیں (اب یہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا قول آگے شیخ صاحب نقل کر رہے ہیں):

”فإن الأخ هو المؤمن“ (بھائی مومن ہی ہوتا ہے (یعنی ہمارا مومن بھائی کس بنیاد پر بھائی ہے ہمارا؟ ایمان کی بنیاد پر))”وأخ المؤمن إن كان صادقاً في إيمانه لم يكره هذا الحق الذي يحبه الله ورسوله“ (اور اگر مسلمان بھائی اپنے ایمان میں سچا ہے تو پھر اسے یہ بات بُری نہیں لگنی چاہیے جو حق ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرماتے ہیں (کیونکہ آپ حق بات کر رہے ہیں نا جھوٹ تو نہیں باندھ رہے تہمت تو نہیں لگا رہے حق بات کر رہے ہیں))”وإن كان فيه شهادة عليه وعلى ذويه“ (اور اگر اس میں اس کے خلاف گواہی بھی ہے یا اس کے پیاروں کے لیے بھی گواہی ہو)”بل عليه أن يقوم بالقسط“ (بس اس کو چاہیے کہ وہ عدل وانصاف سے کام لے)”ويكون شاهداً لله ولو على نفسه أو والديه أو قريبه“ (بلکہ اسے خود اسے قبول کرنا چاہیے اور خود اپنے خلاف اللہ کے لیے گواہی دینی چاہیے چاہے یہ گواہی اس کے اپنے خلاف ہو یا اپنے والدین کے خلاف ہو یا اپنے کسی رشتے دار کے خلاف ہو)۔ کیونکہ ﴿الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ﴾ (یونس:35) حق تو یہ ہے کہ حق کی اتباع کی جاتی ہے یہ نہیں کہ حق سن کر اسے نظر انداز کر کے یہ کہیں کہ دیکھیں میری تو غیبت کی جا رہی ہے میری تو بُرائی کی جا رہی ہے۔ اگر واقعی سچے مومن ہو تو پھر ایمان آپ سے یہ تقاضہ کرتا ہے کہ حق کو قبول کرو اور جو آپ کی بُرائی کی گئی ہے ان چھ صورتوں میں سے اگر کوئی صورت ہے اس کے دلائل بھی موجود ہیں اور جس پر دلیل ہے اس پر اجماع بھی موجود ہے اس لیے آپ کو حق کو قبول کرنا چاہیے نا کہ باطل پر چل کر آپ کو یہ بات بُری لگنی چاہیے۔”ومتى كره هذا الحق كان ناقصاً إيمانه“ ((یہ بات ہے) اور جب اس

حق کو وہ پسند نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ایمان ناقص ہے کمزور ہے کم ہے)''ينقص من أخوّته بقدر ما نقص من إيمانه'' (پھر اس کی بھائی چارگی میں بھی اتنی ہی کمی ہوتی ہے جتنی اس کے ایمان میں کمی ہوئی ہے)۔ایمان کامل ہے تو بھائی چارگی کامل ہے اُخوت الایمان ہے غیبت نہیں ہے،ایمان کم ہوا اب غیبت ہوئی کہ نہ ہوئی اس ایمان کی کمزوری کی وجہ سے؟اب غلطی کس کے اندر ہے جو غیبت کر رہا ہے حق پر یا جو ایمان کمزور کر رہا ہے اپنا باطل پر غلطی کس کی ہے (سبحان اللہ)؟''فلم يعتبر كراهته من الجهة التي نقص منها إيمانه'' (تو یہ جو کراہت اس نے محسوس کی ہے اس کے ایمان کی کمی کی وجہ سے ہے)''إذ كراهته لما يحبه الله ورسوله توجب تقديم محبة الله ورسوله'' (جس چیز کو وہ ناپسند کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہے تو اس پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو پسندیدہ چیز ہے اسے مقدم کرے)''كما قال تعالىٰ''(جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے)﴿وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ﴾ (اور اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ حق ہے کہ ان کو راضی کیا جائے)(التوبہ:62)''أنتهى كلامه رحمه الله'' (یہاں تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ کا قول اور کلام ختم ہوا)۔

''ونختم هذه الدروس'' (ہم ان دروس کا خاتمہ کرتے ہیں(اس پیارے رسالے کا ختم))''بما ذكره الشيخ بكر أبو زيد'' (جو شیخ بکر ابوزید رحمہ اللہ نے جس چیز کا ذکر کیا)''في المبحث التاسع من كتاب هجر المبتدع'' (جو انہوں نے نویں مبحث میں(یا نویں چیپٹر (Chapter) میں) کتاب ہجر المبتدع صفحہ نمبر 48 میں بیان کیا ہے)''عقوبة من والي المبتدعة'' (بدعتیوں سے دوستی کرنے والوں کی سزا کے ضمن میں جو انہوں نے باتیں فرمائیں ان میں سے شیخ صاحب بعض کا ذکر کر رہے ہیں)(("حيث قال حفظه الله" لکھا ہوا ہے رحمہ اللہ ہے،پرانا رسالہ ہے)):

''حيث قال رحمه الله'' (شیخ صاحب نے فرمایا ہے(رحمۃاللہ علیہ))''كما أن المتكلم بالباطل شيطان ناطق'' (جیسا کہ باطل کی باتیں کرنے والا بولنے والا شیطان ہوتا ہے)''فالساكت عن الحق شيطان أخرس'' (اور جو حق سے خاموشی اختیار کرتا ہے حق کو بیان کرنے میں خاموشی اختیار کرتا ہے وہ گونگا شیطان ہے،((اللہ اکبر''كما أن المتكلم بالباطل شيطان ناطق''جو باطل بات کرتا ہے وہ بولنے والا شیطان ہے اسی طریقے سے جو حق پر خاموشی اختیار کرتا ہے وہ گونگا شیطان ہے))''كما قال أبو علي الدقاق المتوفى سنة 406 هـ'' (جیسا کہ ابو علی الدقاق جس کی وفات سن 406 ہجری میں ہوئی"رحمه الله")۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں''ومن السنن الثابتة'' (اور ثابت سنتوں میں سے)''قول النبي صلى الله عليه وسلم''(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان)''الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ'' (ہر بندہ اس کے ساتھ ہوتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے یا جس

سے وہ محبت کرتا ہے)''وَقَدْ قَالَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ''(سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)''فَمَا فَرِحَ الْمُسْلِمُونَ بِشَيْءٍ بَعْدَ لِإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَذَا الْحَدِيثِ'' (مسلمانوں کو اتنی خوشی نصیب نہیں ہوئی اسلام قبول کرنے کے بعد)۔

یعنی اسلام کی خوشی تو اپنی خوشی ہے اب اسلام قبول کرنے کے بعد جو خوشی کسی مسلمان کو ملی ہے تو وہ اس حدیث سے ملی ہے ''بِهَذَاالْحَدِيثِ'' جانتے ہیں کیوں؟''الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ''۔صحابہ کرام کس کے ساتھ ہوں گے؟(اللہ اکبر)اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔یعنی آخرت میں جنت میں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ بہت بڑی نعمت ہے واللہ بہت بڑی فضیلت ہے! جس سے آپ محبت کرتے ہیں آج دنیا میں قیامت کے دن اسی کے ساتھ رہیں گے میدان محشر میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوگا،پل صراط میں بھی آپ کے قریب ہوگا اور جنت یا دوزخ میں بھی(نعوذ باللہ) آپ کے ساتھ ہوگا۔

''وقد شدد الأئمة النكير على من ناقض أصل الإعتقاد فترك هجر المبتدعة'' (اور آئمہ نے بڑی سختی سے کام لیا ہے اس شخص کی نکیر پر جس نے عقیدے کے اس اصول کی مخالفت کی ہے اور بدعتیوں کا ہجر نہیں کیا ان کو ترک نہیں کیا ان سے دوری اختیار نہیں کی)۔

''هجر المبتدعة''،جو ہجر مبتدعہ کی بات نہیں کرتے نہ خود ہجر کرتے ہیں اہل بدعت سے خود بھی دوری اختیار نہیں کرتے بلکہ جو دوری اختیار کرتے ہیں ان کو بُرا بھلا کہتے ہیں تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ آئمہ سلف نے آئمہ نے سخت نکیر کی ہے ایسے لوگوں کی کیونکہ انہوں نے عقیدے کے ایک اصول میں مخالفت کی ہے(سبحان اللہ)۔

یعنی بدعت اور اہل بدعت کا ہجر کرنا یہ کیا ہے؟اصول عقیدہ میں سے ہے(یاد ہے کہ نہیں بدعت اور اہل بدعت کے تعلق سے اہل سنت والجماعت کا موقف؟)۔الولاء والبراء الگ ہے،بدعت اور اہل بدعت کے تعلق سے الگ اصول قائم کیے ہیں اہل سنت والجماعت نے(سبحان اللہ)۔

''وفي معرض رَد شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله على الإتحادية'' اب یہ کس کا قول ہے؟یہ سب قول جو ابھی آرہے ہیں شیخ بکر أبو زید رحمہ اللہ کی کتاب سے شیخ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ بیان کررہے ہیں۔''وفي معرض رَد شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله على الإتحادية'' (اتحادیہ کا رَد کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کر رہے ہیں شیخ بکر أبو زید رحمہ اللہ)

''قال'' اب یہ ذرا غور سے سنیں آپ:

1-"ویجب عقوبة کل من انتسب إلیهم"-اتحادیہ یہ وہ صوفی ہیں جیسے ابن عربی اور اس کے ہم نوالے ہم پیالے جو وحدۃ الوجود اور اتحاد کے قائل ہیں اسے اتحادیہ کہتے ہیں، اب شیخ الاسلام رحمہ اللہ رَد کر رہے ہیں اتحادیہ کا کہ ان غالی صوفیوں کا رَد کرنا ہے، آگے فرماتے ہیں (اور یہ واجب ہے)۔ کس پر؟ ہر مسلمان پر واجب ہے اور خاص طور پر جو اہل اقتدار ہیں جو یہ سزا دے سکتے ہیں۔"عقوبة کل من انتسب إلیهم" (جو بھی اپنی نسبت ان کی طرف کرتے ہیں (کن کی طرف؟ اتحادیہ کی طرف کرتے ہیں) ان کو سزا دینا واجب ہے)۔

اب سزا آپ دیں گے میں دوں گا؟

جو اہل اقتدار ہیں جو حاکم وقت ہیں یا اس کے نائب ہیں وہ دیں گے یہ عوام الناس کے لیے نہیں ہے، ہم ہجر کریں گے یہ ہمارے اوپر واجب ہے۔ سزا دینا (اُن کے لیے ہجر بھی تو سزا ہے نا) یہ سزا ہمارے ذمے ہے ہجر کی، اب جو دوسری سزا ہے جس میں تعزیر ہے یا کوئی تکلیف پہنچانا ہے یا کوئی حد قائم کرنی ہے وہ ہمارے ذمے نہیں ہے۔ یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے قول کو بعض لوگوں نے آؤٹ آف کانٹیکسٹ (Out Of Context) لے کر بعض لوگوں کو زندہ جلا دیا اور کہتے ہیں کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ کہاں فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو زندہ جلانا ہے ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے؟!

اس لیے علماء کی باتیں جو ہیں وہ قرآن اور سنت کی روشنی میں اور سلف صالحین کے فہم کے مطابق لینی چاہیئں بیچ میں سے کوئی بات نکال کر کٹ (Cut) کر کے اپنی مرضی، خواہش نفس کی بنیاد پر اسے خود سمجھنا اپنی مرضی سے سمجھ کر اسے آگے بیان کرنا یا اس پر غلط عمل کرنا تو شیخ الاسلام رحمہ اللہ اس سے بَری ہیں اور ہر سلفی عالم بَری ہے متقدمین میں سے اور متاخرین میں سے (عجب بات ہے!)۔

سزا کے مستحق ہیں جو اپنی نسبت کرتے ہیں اتحادیہ کی طرف میرے ساتھ گنتے جائیں:

2-"أو ذب عنهم" (یا ان کا دفاع کیا (ذب دفاع کرنا ہوتا ہے))۔ آپ ان کی بُرائی بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں نہیں بھئی آپ بُرائی نہ کریں وہ خیر پر ہیں وہ اچھے لوگ ہیں۔

3-"أو أثنى علیهم" (یا ان کی تعریف کی)۔

4-"أو عظّم کتبهم" (یا ان کی کتابوں کی تعظیم کی)۔

5-"أو عرف بمساعدتهم ومعاونتهم" (یا ان کی کسی طریقے سے مدد کی ہے)۔

6-"أو کره الکلام فیهم" (یا ان کے خلاف بات کرنے کو ناپسند کیا)۔

کیا فرق ہے؟"ذب عنهم "(اپنی زبان سے)" کره "(دل سے (سبحان اللہ))۔

7-"أو أخذ يعتذر لهم" (یا ان کا کوئی عذر پیش کرنا شروع کر دیا)۔

"بأن هذا الكلام لايدري ما هو؟ أو من قاله" (پتہ نہیں اس بات سے مراد کیا ہے؟ (پتہ نہیں ابن عربی نے یہ بات کیوں کی ہے ؟اب وہ جانے وہ بڑا عالم تھا کیوں کی ؟!))۔ کوئی بھی عذر اگر پیش کرتے ہیں تو وہ ان ہی میں اس عقوبت میں اس سزا میں شامل ہے کہ نہیں؟ یہ سارے شامل ہیں (سبحان اللہ)۔"إنه صنف هذا الكتاب؟" (اس نے اس کتاب کی تصنیف تو کی ہے لیکن اس سے مراد وہی جانتا ہے وہ بڑا عالم تھا (آج بھی لوگ کہتے ہیں!))۔

عجب بات دیکھیں شیخ اکبر کون ہے صوفیوں کا آج؟! کسی صوفی سے پوچھ لیں بشر طیکہ عالم صوفی سے پوچھیں اگرچہ سارے جہل مرکب کے مرتکب ہیں علماء ان کے سارے لیکن اگر جاہل سے پوچھیں گے بے چارے کو نہیں پتہ کہ شیخ اکبر کون ہے، کہے گا ہو گا ہمارا کوئی بزرگ۔ ان کے علماء سے پوچھیں کہ شیخ اکبر کون ہے تمہاری کتابوں میں؟

شیخ اکبر! عجب بات دیکھیں آپ کہ شیخ اکبر کا ذکر ملفوظات میں ہے "موحدین ابن عربی شیخ اکبر" یہ لقب ہے! شیخ اکبر کا ذکر فضائل اعمال میں بھی ہے فضائل تبلیغ میں کہ شیخ اکبر تحریر فرماتے ہیں! شیخ اکبر کا ذکر المہند علی المفند عقائد علماء دیو بند میں بھی ہے!

ہم نے کسی پر بہتان نہیں لگایا، واللہ یہ ان کی کتابیں ہیں ان کے علماء نے لکھی ہیں ہم صرف نقل کر رہے ہیں ہمارا یہ قصور ہے۔ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں؟ یہ سب سزا کے حقدار ہیں۔ آج سن لیں جو بھی ان کا دفاع کرتے ہیں وہ بھی ان میں شامل ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں آگے "وأمثال هذه المعاذير التي لايقولها إلاجاهل أو منافق" (اور اس جیسے دوسرے جو عذر ہیں جو صرف ایک جاہل یا منافق ہی کہہ سکتا ہے)"بل تجب عقوبة كل من عرف حالهم" (بلکہ وہ بھی سزا کا مستحق ہے اس کو بھی سزا دینا واجب ہے جو ان کی حالت کو جان لیتا ہے)"ولم يعاون على القيام عليهم"(حالت کو جان لیا ہے کہ اہل باطل ہیں اہل بدعت ہیں کفریہ عقیدہ رکھتے ہیں اس کے باوجود بھی اہل حق کی مدد نہیں کرتا کہ ان کے خلاف جو ان کی بُرائی ہے، جو ان کی غلطی ہے وہ عوام الناس تک پہنچائی جائے تو یہ بھی سزا کا مستحق ہے (سبحان اللہ))۔

اب ان کی معاونت نہیں کر رہا (یہ اہل حق کی معاونت نہیں کر رہا) اس لیے بھی سزا کا مستحق ہے۔ پہلے کیا تھے؟ جو اہل بدعت کی اتحادیہ کی اور ان جیسے اہل بدعت کی جو معاونت کرتے ہیں ان کی بات ہو رہی تھی، اب ان کی معاونت تو نہیں کرتا وہ پتہ ہے غلط ہے حالت کا پتہ چل گیا ہے کہ یہ بدعتی ہیں کفریہ عقائد رکھتے ہیں لیکن اہل حق کا ساتھ بھی نہیں دیتا (سبحان اللہ)۔ اہل حق کا

ساتھ دیناواجب ہے میرے بھائیو یاد رکھیں ورنہ ابھی کیا کہا ہے شیخ صاحب نے ؟ جیسا کہ باطل کو بیان کرنے والا بولنے والا شیطان ہے حق سے خاموشی اختیار کرنے والا گونگا شیطان ہے۔ تو اہل حق سے معاونت نہ کرنے والا بھی گونگا شیطان ہے اور کیا ہے !

شیخ صاحب فرماتے ہیں ''فإن القيام على هؤلاء من أعظم الواجبات'' (ان لوگوں کے خلاف حق بات کرنا اِن کی بُرائی کو بیان کرنا اِن کی بدعقیدگی کو بیان کرنا یہ "من أعظم الواجبات" ہے) ''لأنهم أفسدوا العقول والأديان'' (کیونکہ ان لوگوں نے لوگوں کی (عوام الناس کی) عقل اور دین دونوں کو فاسد کر دیا ہے تباہ کر دیا ہے بدعقیدگیوں سے) ''على خلق من المشايخ والعلماء، والملوك والأمراء'' (بہت سارے مشائخ اور علماء اور بادشاہوں اور امراؤں کے سامنے) ''وهم يسعون في الأرض فساداً'' (اور یہ لوگ زمین پر فساد برپا کرنے کی سعی کرتے ہیں) ''ويصدون عن سبيل الله'' (اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے بھی ہیں)۔

((یہاں تک شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا خاتمہ ہوا۔ یہ سارا قول کس کا ہے ؟ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور قول نقل کر رہے ہیں شیخ بکر أبو زید (رحمہ اللہ) اپنی کتاب ہجر المبتدعۃ میں اور ان کا یہ قول نقل کر رہے ہیں فضیلۃ الشیخ العلامہ عبد السلام السحیمی حفظہ اللہ))۔

''قال الشيخ بكر، فرحم الله شيخ الإسلام ابن تيمية'' (اللہ تعالیٰ رحم فرمائے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر) ''وسقاه من سلسبيل الجنة آمين'' (اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت سلسبیل سے سیراب فرمائے، آمین) ''فإن هذا الكلام'' (پس یہ بات جو ہے) ''في غاية الدقة والأهمية'' (یہ جو بات شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے فرمائی ہے یہ بہت ہی دقت اور اہمیت کی حامل ہے) ''وهو'' (اور یہ بات یہ ہے) ''وإن كان في خصوص مظاهرة الإتحادية'' (اگرچہ یہ اتحادیوں کے خلاف بات ہے) ''إلاّ أنه ينتظم جميع المبتدعة'' (اِلا یہ کہ اس سے مراد سارے کے سارے بدعتی ہیں)۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے تو ایک گروہ کے تعلق سے بات فرمائی ہے اور یہ بات فِٹ ہوتی ہے ہر بدعتی گروہ پر (بدعتی ہو شرط ایک ہے)۔ اہل سنت میں سے اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو مجتہد عالم سے غلطی ہوئی ہے بدعتی وہ نہیں ہے (اہل بدعت میں سے شمار نہیں ہوتا) یاد رکھیں یہ بہت بڑی بات ہے، نام سن لیں:

1-الامام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے غلطی ہوئی ارجاء میں علماء نے فرمایا "المرجئۃ الفقھاء" اور امام اہل سنت میں سے شامل کیا عمومی طور پر (اہل سنت والجماعت میں سے ہیں) بدعتی نہیں کہا۔ بعض لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں کہتے ہیں کفر کا فتویٰ لگایا ہے، بعض لوگوں نے پتہ نہیں تبدیع کی ہے، بعض لوگوں نے کہا خوارج ہیں۔

ہاں ! ابتدائی اور انتہائی دور میں فرق ہے یاد رکھیں، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی دور تھا پھر انتہائی دور بھی تھا۔ ابتدائی دور میں اپنے استاد سے ارجاء سیکھا حماد بن أبي سلیمان سے وہ مرجئی تھے ارجاء سیکھا اُن سے، پھر خوارج کا فتنہ تھا خروج کی بات بھی کی ، خلق القرآن کا فتنہ تھا وہ بات بھی کر بیٹھے۔ انتہا کہاں پر ہوئی؟ خود قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ان کے معروف اور مشہور شاگرد شرح عقیدۃ الطحاویہ میں امام ابن أبي العز حنفی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ قاضی ابو یوسف فرماتے ہیں "کہ میں نے اپنے استاد محترم سے (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے) کئی مرتبہ مناظرہ کیا اور ان کی آخری بات خلق القرآن سے توبہ ثابت ہوئی"۔

یہ ابتداء تھی اور یہ اُن کی انتہا ہے ہمارا کام ابتداء سے ہے یا انتہا سے ہے؟ میں آپ سے اور پہلے اپنے آپ سے پوچھتا ہوں کہ میری ابتداء کیا تھی میں شروع سے ایسا طالب علم تھا؟ میں ابھی بھی طالب علم ہوں چھوٹا سا لیکن کیا ابتداء ایسی تھی؟

2-ابن القیم (رحمہ اللہ) کو لے لیں آپ کتاب الروح پڑھیں اور الصواعق المرسلۃ پڑھیں زمین اور آسمان کا فرق نظر آئے گا آپ کو۔ کیوں فرق ہے؟ وہ اُن کی ابتداء تھی تصوف، کتاب الروح تصوف سے بھری ہوئی ہے وہ ان کی ابتداء تھی اور ان کی انتہا کچھ اور تھی۔

((تو ہمارا لین دین انتہا سے ہے ابتداء سے نہیں ہے))۔

3-اسی طریقے سے امام قتادہ (رحمہ اللہ) سے کہا گیا کہ تقدیر کے منکر ہیں اگرچہ انہوں نے چار جو تقدیر کے مراتب ہیں آخری خلق کے مرتبے پر بات کی "کہ خلق کا تقدیر سے کیا تعلق ہے" صرف یہ کہا، لوگوں نے کہا کہ تقدیر کا منکر ہے۔ علماء اہل سنت والجماعت نے فرمایا کہ ان کی اجتہادی غلطی ہے۔

جس شخص کی زندگی ساری توحید اور سنت کی خدمت میں گزرے ہم اس کو اہل بدعت کے برابر کر دیں جس کی زندگی ساری بدعت پر گزری ہے؟! ﴿مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ﴾ (سبحان اللہ) یہ کہتے ہیں مجرموں کو اور محسنین دونوں کو برابر کر دیں (القلم: 36)۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، کہاں کا انصاف ہے؟!۔

حدادیہ نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے حدادیہ جو ہیں وہ جرح میں غلو کرنے والے تنقید میں غلو کرنے والے لوگ ہیں۔ آج موجود ہے یہ غالی فرقہ باطل فرقہ کہتے ہیں ابن القیم، یا امام نووی، یا ابن حجر عسقلانی (رحمہم اللہ) کہتے ہیں کہ جلا دو فتح الباری کو کیا ہے! ان میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ ابن تیمیہ کے مجموع الفتاویٰ کو جلا دو!

ابن تیمیہ بھی غلط ہیں، ابن القیم بھی غلط ہیں، ابن حجر بھی غلط ہیں، امام نووی بھی غلط ہیں، امام ابو حنیفہ (رحمہم اللہ) بھی غلط ہیں سارے بدعتی مرجئی ہیں علماء تم رہ گئے ہو صرف! تم دیکھو کہ اپنے ارد گرد کس کے ساتھ کھڑے ہو تم؟! واللہ ان کی بدزبانی سے

شیخ بن باز بھی نہیں بچے،ابن عثیمین بھی نہیں بچے،علامہ البانی (رحمہم اللہ) بھی نہیں بچے! کس کا نام لوں میں شیخ ربیع بھی نہیں بچے، شیخ عبید بھی نہیں بچے، شیخ عبدالسلام (حفظہم اللہ) نہیں بچے! کون بچا ہے؟ وہ خود بچے ہیں بس اور مزے کی بات ہے کہ خود بھی نہیں بچیں گے آپ۔ جب یہ شر کا دروازہ کھلتا ہے تو پھر ایسے ہی ہوتا ہے (أستغفر اللہ العظیم، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین))۔

"وإن كان في خصوص مظاهرة الإتحادية" (اگرچہ شیخ الاسلام (رحمہ اللہ) کی یہ بات صرف اتحادیہ کے تعلق سے ہے) "إلاّ أنه ينتظم جميع المبتدعة" (سارے بدعتی اس ترازو پر آپ تول سکتے ہیں) "فكل من ظاهر مبتدعاً، فعظّمه أو عظّم كتبه" (جس نے بھی کسی بدعتی کا ساتھ دیا یا اس کی تعظیم کی ہے یا اس کی کتابوں کی تعظیم کی ہے) "ونشرها بين المسلمين" (یا مسلمانوں میں ان کی کتابوں کی نشر و اشاعت کی ہے) "ونفخ به وبها" (اور ان کی تعظیم کی اس شخص کی یا اس کی کتابوں کی یا اس کے علم کی) "وأشاع ما فيها من بدع وضلال" (اور جو ان کی کتابوں میں ان کے اقوال میں یا لیکچرز میں بدعت اور گمراہیاں ہیں ان کی نشر و اشاعت کا حصہ بنا) "ولم يكشفه فيما لديه من زيغ واختلال في الإعتقاد" اور اس کی بدعقیدگی نہیں بیان کی لوگوں کے سامنے) "وإن من فعل ذلك فهو مفرط في أمره" (اور جس نے ایسا کام کیا وہ اپنے أمر میں مفرط ہے) "واجب قطع شره لئلا يتعدى إلى المسلمين" (جو ایسا کام کرتا ہے تو اس کے شر کو ختم کرنے کے لیے تاکہ عوام الناس تک نہ پہنچے عام مسلمانوں تک نہ پہنچے تو واجب ہے کہ ایسے شخص کی جو غلطی ہے وہ سب کے سامنے لائی جائے اس کی بدعقیدگی سامنے رکھی جائے اور اس کا رد بھی کیا جائے)۔

بعض لوگ میں نے کہا کاپی پیسٹ (Copy Paste) کا کام کرتے ہیں کہیں سے واٹس ایپ (Whatsapp) پر خاص طور پر یا سوشل میڈیا میں فیس بک (Facebook) ہو یا ٹوئٹر (Twitter) ہو کچھ بھی کہیں سے کوئی اڑتی ہوئی خبر آگئی، بعض حدیث دیکھیں موضوع حدیث (واللہ موضوع حدیث ہوتی ہے) کوئی صوفی بھیجتا ہے اور ہمارے بعض لوگ دیکھتے ہیں کہ ارے حدیث ہے فوراً کاپی پیسٹ (Copy Paste) کر کے بھیج دیتے ہیں اس کو نہیں پتہ کہ وہ بھی اس وعید میں شامل ہے "جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی جو میں نے نہیں فرمائی اپنا ٹھکانہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے"، یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

وہ تو جاہل خیر چاہتا تھا تم تو طالب علم ہو تمہارا خیر کہاں ہے جہالت میں خیر باقی رہا ہے؟! یہ جہل مرکب میں مبتلا ہیں۔ آپ کو چاہیے اگر آپ کو کسی حدیث میں شک ہے یا آپ کو پتہ نہیں ہے کہ صحیح ہے اس کو مت بھیجیں اگر پتہ نہیں ہے کہ صحیح ہے یا

نہیں، اگر آپ کو یقین ہے پتہ ہے کہ صحیح ہے تو اس کو شیئر کرو۔ بعض لوگوں نے حدیث پر لکھا ہوتا ہے پتہ چل جاتا ہے کہ جاہل ہے یا کون ہے۔

تخریج لکھی ہے متفق علیہ، رواہ البخاری ورواہ المسلم تو مشکل نہیں ہے بعض لوگ تخریج نہیں لکھتے تو پتہ چل لگ جائے گا کہ یہ لوگ کون ہیں (بغیر تخریج کے)، یا تخریج لکھتے ہیں ترمذی آگے خاموش! "من صححۃ" کس نے صحیح کہا ہے؟ جو ترمذی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی (رحمہم اللہ) نے صحیح فرمایا ہے یا فلاں نے صحیح فرمایا ہے تو تب تسلی سے آپ اس کو بھیج سکتے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "وقد ابتلينا هذا الزمان" (اور آج کے اس زمانے میں دور حاضر میں ہم اس فتنے میں مبتلا ہوئے ہیں) "بأقوام" (ایسے لوگوں سے) "على هذا المنوال" (جو یہ کام کرتے ہیں) "يعظمون المبتدعة" (جو بدعتیوں کی تعظیم کرتے ہیں) "وينشرون مقالاتهم" (اور ان کی باتوں کی نشرواشاعت کرتے ہیں) "ولا يحذرون من سقطاتهم" (اور ان کی غلطیوں سے آگاہی نہیں کرتے تحذیر نہیں کرتے) "وما هم عليه من الضلال" (اور جو گمراہیوں اور ضلال ان کے پاس ہے اس سے لوگوں کو آگاہ نہیں کرتے) "فاحذروا أبا الجهل المبتدع هذا" (اب اس اُبوجہل بدعتی سے بھی بچو)۔ کون؟ وہ نہیں جو بدعت کی بات کر رہا ہے بلکہ جو اس بدعت کی نشرواشاعت کر رہا ہے چاہے جانتے میں یا انجانے میں ہو یہ بھی اُبوجہل ہے۔ "نعوذ بالله من الشقاء وأهله" (میں بھی یہی کہتا ہوں "نعوذ بالله من الشقاء وأهله")۔

اور الحمد للہ، اللہ تعالیٰ فضل و کرم سے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس اختتام پر پہنچا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور کرم ہے ہم سب کے اوپر اور احسان ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نے جو بھی پڑھا ہے جو بھی سنا ہے جو بھی دیکھا اس کو صحیح سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

آخر میں دو سوال جو شیخ صاحب حفظہ اللہ سے پوچھے گئے شرح میں جن کا تعلق درس سے ہے تا کہ فائدہ مکمل ہو جائے، زیادہ سوال تھے میں صرف دو کا ذکر کرتا ہوں۔

1- پہلا سوال یہ تھا کہ کیا جن علماء کا یا جن لوگوں کا علماء اہل سنت نے رَد کیا ہے کیا وہ بدعتی ہو جاتے ہیں؟ جن لوگوں کا رَد علماء اہل سنت نے کیا ہے کیا وہ بدعتی ہو جاتے ہیں سائل نے ایسا سوال کیا ہے۔

فضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ فرماتے ہیں، یہ بات اپنے اطلاق پر نہیں ہے کہ اہل سنت جس شخص کا رَد کریں وہ بدعتی ہو جاتا ہے یہ بات مطلقاً درست نہیں ہے کیونکہ (پھر شیخ صاحب نے مثال دی ہے) شیخ حمود التویجری نے علامہ البانی رحمۃ

اللہ علیہ کا رِد کیا ہے کئی مرتبہ رَد کیا ہے اور پھر خود شیخ حمود التویجری (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "من يطعن في الألباني يطعن في السنة"، (جو علامہ البانی پر طعن کرتا ہے وہ سنت پر طعن کرتا ہے)۔ تو رَد کیوں کیا؟ اس لیے کیا کہ حق کو بیان کرنا حق ہے ﴿الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ﴾ (یونس:35)۔

اور حق کو بیان کرنا اس لیے پہلے بھی گزر چکا ہے کہ اہل سنت والجماعت کا کیا مؤقف ہے رَد کے تعلق سے؟ کہ رَد سب کا کرتے ہیں جو بھی غلطی کرتا ہے حق کو بیان کرنے کے لیے غلطی کی نشاندہی کیا جاتی ہے کہ یہ غلط ہے تاکہ حق باقی رہے، اگر غلطی پر خاموشی اختیار کی جائے تو پھر حق کہاں رہے گا باطل ہی عام ہو جائے گا پھر! اس لیے حق کی بقاء کے لیے لازمی ہے کہ حق کو بیان کیا جائے اور جس سے غلطی ہوئی ہے اس کی غلطی کی نشاندہی کی جائے۔

اب جو غلطی کر رہا ہے وہ اہل سنت میں سے ہے یا اہل بدعت میں سے ہے؟ اگر اہل سنت میں سے ہے تو اس کا احترام اس کا وقار باقی رہتا ہے مجتہد عالم ہے اس کی اجتہادی غلطی تصور کی جاتی ہے اور اس عالم کو اس اجتہادی غلطی پر ایک اُجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان شاء اللہ ملے گا، اور اگر بدعتی ہے تو پھر وہ اہل علم میں سے نہیں ہے اہل اجتہاد میں سے نہیں ہے اس کو دگنا اُجر نہیں دگنی سزا کا مستحق ہے وہ۔

اور پھر دوسری مثال دیتے ہیں شیخ صاحب حفظہ اللہ کہ شیخ بن باز کا اختلاف علامہ اَلبانی (رحمہم اللہ) سے "كفر تارك الصلاة" کے تعلق سے بھی تھا کہ نماز کو چھوڑنے والا کافر ہے یا نہیں؟ اس پر بھی اختلاف تھا اس کے باوجود دونوں ایک دوسرے کے بارے میں کہتے ہیں "مجدد العصر"۔ شیخ بن باز فرماتے ہیں کہ علامہ اَلبانی مجدد العصر ہیں بڑے عالم ہیں امت کے اپنے زمانے کے، اور علامہ اَلبانی فرماتے ہیں کہ شیخ بن باز مجدد العصر ہیں (رحمہم اللہ)۔

ایک شام میں ہے اور ایک سعودی عرب میں ہے اختلاف ہوا تو ایک دوسرے کا رَد بھی کیا لیکن رَد کیوں کیا؟ حق کو بیان کرنے کے لیے دلائل کی روشنی میں۔ قول راجح معروف ہے اور تفصیل اپنی جگہ پر ہے، یہ بھی عالم ہیں اہل سنت کے اور یہ بھی عالم ہیں اہل سنت کے، زندگی ساری ان کی بھی گزری قرآن اور سنت اور منہج سلف کی طرف دعوت دینے میں اور حق کو بیان کرنے میں سنت کو عام کرنے میں، عوام الناس میں دروس وتدریس میں زندگی گزر گئی ہے علم اور تعلیم میں، اختلاف ہوا حق کو بیان کیا ایک دوسرے کا رَد بھی کیا لیکن اس کے باوجود بھی ایک دوسرے کی محبت، عزت ایک دوسرے کا دفاع کرنا احترام، قدر، شان دل میں باقی رہی ہے۔

اور یہی طریقہ اہل سنت والجماعت کا اور سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا اور ان کی اتباع کرنے والے احسان کے ساتھ بھی یہی راستہ اختیار کرتے ہیں اس لیے آج اگر کسی عالم کے تعلق سے کہا جائے کہ اس کی یہ غلطی ہے اس کو ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر وہ

حق پر ہے سچا سنّی ہے تو اس کو بُرا محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ اہل بدعت بُرا محسوس کرتے ہیں کہ ہائے! ہمارے عالم کو بُرا بھلا کہا گیا ہے۔اللہ کے بندے! یہ اہل بدعت کا کام ہے اہل سنت تو خوش ہوتے ہیں کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اس کو عوام الناس میں بیان کرو تاکہ میری غلطی لوگوں تک جو گئی ہے اس کی تصحیح ہو جائے اور میں اس جرم سے بچ جاؤں۔

2-پھر شیخ صاحب حفظہ اللہ سے دوسرا سوال کیا گیا کہ فضیلۃ الشیخ ہم نے آپ سے یہ رسالہ سمجھا ہے اور سنا ہے کیا ہمیں اجازت دیتے ہیں اس کی تدریس کرنے کے لیے آگے اس کی تعلیم دینے کے لیے؟

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "جس نے اس کو سمجھا ہے اس کو میں اجازت دیتا ہوں کہ وہ آگے لوگوں تک اس علم اور اس خیر کو پہنچائے"۔((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (40: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio